

جواب: یہی سچ حج سعیر بولنا یا سے۔ یہار اسکے عذر
قسم کا جملہ جنہم فی طرف یعنی کافی صورگا۔
لا یعنی بخشنون سے بخنا چاہیے۔ اگر الھوپرین تو یہ
کہ تربات فتح کر دیں کہ اللہ بیت جانے والائیں۔

آیت 23: ان آیات یہ العلائقی نے کی کام رئے سے پیدا
اللہ اک تین کی ترغیب ملائی ہے لیکن اینا چاہیے یہ؟

جواب: لیکن کی بات کے لوار ہونے کا علم صرف اللہ کو ہے۔
یہ اپنی جایت کو اللہ فی رفنا سے ملانے کی دعا کرتے ہیں اور اسی
برہمنوں کرتے ہیں۔

سرال ۲: یہاں آیت یہ وَعْلَمْ عَسَى سے تینا سمجھیں ہیا؟

جواب: اللہ کی صد سے اسی موقعے میں نہ آئے کہ مسح عدل جاؤں۔
۱۔ العلائقی اصحاب کہف تھے۔ پھر محلہ ہر دین۔
۲۔ اور اس سے بیتراہ مفتون چیز کی طرف رینماٹ ہوئے۔

آیت 27 کو دیکھتے ہیں: نی صلی اللہ علیہ وسلم کو دلم دیا جائیں ہے جو کجو وہی کی
حاقیق سے انکو پڑھتے، وہ اور آگے پہنچاتے رہتے اور اللہ کے
کلمات کو کوئی پین بدلنے والا اس سے تینا سمجھی ہیا؟

جواب: کلمات دو طرح کی ہیں۔ کوفی، وہ بعض کائنات میں پھیلی لظرات
ہیں اور انکو کوئی پین بدل سکتا اسی طرح شری کلمات ہیں۔ وہ بھی بیلی
نے حاصل کی۔ اللہ کی پیغمبر اپنے دو گوں برہمنوں کی دو بیلن کی دو شش کرتے ہیں۔
اور یعنی آیات سے اگر عالمہ اور اصحاب ایف لئے تھی مدت عماری
بین اللہ نے جو مدت بتادی اسکے آگے بحث اپنی کرنے۔

آیت 28: اس آیت میں نی کے زرعی یہ سبلو یعنی دیا جا رہا ہے کہ اللہ کا
قرب حاصل کرنے والوں کے ساتھ ترکتے ہو اور اسے لوگوں کی محفیض
خوبی دو جو مخدالت میں پڑتے ہوئے ہیں یہ کون کوئی ہوتے ہیں؟

جواب: اف فو ایشور کے بجا رہی لوگ۔ ہر وقت ہم کے صورت میں
غافل دل دلتے۔ اور کاموں میں خود دل سے لوزے دلتے۔
انھی مدعیان بھرا گئے ہیں جو انگلی آیت سے پہلے دل رہا ہے بیتبرا انجام۔